☆ڈاکٹر بسمینہ سراج / ☆☆فرزانہ خدرزئی / ☆☆☆ڈاکٹر کرن داؤد بٹ

عصر حاضر کے مسائل اور فکرِ اقبال

Contemporary issues and concerns of Iqbal

Abstract:

Terrorism is the most critical problem faced by the Islamic World these days. Other problems include lack of education, unity, strong belief, enthusiasm, materialistic approach, corruption and dishonesty, injustice, inferiority complex, social segmentation, inappropriate use of social media. It is very difficult to get out of the tornado of problems which the Islamic world is facing right now. There is violence and injustice everywhere with extreme bloodshed of Muslims around the world. Every dawn brings more and more misery with itself. We have drifted away from the path of Allah and the fear of the Day of Judgment. Lack of education has worsened the situation even more. Islamic world was blessed to have a jewel like Dr. Allama Muhammad Iqbal who was a splendid poet and a great thinker. Iqbal presented his ideology of "Khudi" which highlighted the problems faced by Muslims these days but unfortunately the Muslim world has ignored his teachings whereas the West has truly benefitted from them. When the west was focused on developing educational institutions, the Muslim rulers were busy in jewelling their empires with lavish gardens and eye catching architecture. As a result, the west surpassed the Muslims in

☆صدر شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی پشاور،

☆☆اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جناح ٹاؤن کوئٹہ، ☆☆☆اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو سردار بہادر خان ویمن یونیورسٹی

the fields of science and technology, modern inventions, medical and engineering whereas the Muslims lagged behind. In order to improve the existing bleak situation we need to devise an effective strategy. The solution to all our problems lies in Allama Iqbal's poetry. Iqbal was the one who could foresee the future. He already knew about the problems the Muslim world will have to face in the future. His famous Ideology of "Khudi" if implemented in its true sense can eliminate all our current problems.

Key Words: Comforts, Resources, Information, Serious, Crises, National identity, Survival, Self-interest

عصرِ حاضر کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا دور کہا جاتا ہے اور اس ترقی نے ساری دنیا کو گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے۔ فاصلے مٹ گئے ہیں اور انٹر نیٹ اور کمپیوٹر نے ہر شعبے میں معلومات کے دروازے کھول دیے ہیں۔ ہر قسم کے ساز و سامان نے زندگی آسان بنادی ہے۔ وسائل نے زندگی میں اضافہ کر دیا ہے۔ زندگی آرام دے ہوگئی ہے لیکن دوسری طرف ان آسائشوں اور آسانیوں کے باوجود انسان بہت سے مسائل کا شکار ہو چکا ہے۔ عالم اسلام کے اہم ترین ممالک پاکستان، افغانستان، عراق اور ایران کو سنگین بحرانوں کا سامنا ہے۔ اپنے ملی تشخص کے احیاء اور بقا، غیروں کی ریشہ دوانیوں کا توڑ اور مسلم اُمہ کے فرائض کو ادا کرنے کی فکر کسی کو بھی نہیں۔ مسلمان بد عملی، سستی، خود غرضی اور مفاد پرستی میں مبتلا ہیں۔

موجودہ مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ معاشی بحران ہے۔ معاشی بحران نے اس وقت پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے۔ یہ بحران دراصل سودی نظامِ معیشت کی دین ہے۔ اسلام بلا سودی نظام معیشت پیش کرتا ہے اور قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ تعالی سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"(1)

اس سودی نظامِ معیشت نے مسلمانوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے جبکہ مغربی ممالک اور ان کی تنظیمیں اپنی تجارت اور معیشت کے فروغ کے لئے دن رات کوشاں رہتی ہیں۔ جی 8 ہو یا جی 20، ورلڈ بنک ہو یا آئی ایم ایف، تجارت و صنعت کی عالمی انجمنیں یہ تمام

ادارے اسلامی ممالک پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لئے ہر وقت قانون سازی اور نظام بندی کے نام پر نت نئی چالیں چلتے ہیں اور مسلمان ممالک کو اپنے شکنجے میں جکڑ کر رکھتے ہیں جس سے باہر نکلنا ناممکن ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں ایک اور عالمی مسئلہ بدعنوانی اور کرپشن کا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں کرپشن ناسور کی طرح پھیل چکا ہے۔ خصوصاً مسلمان ممالک میں کرپشن ایک وباء کی طرح پھیل چکا ہے اور پاکستان نے تو کرپشن کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے۔ کوئی محکمہ کوئی ادارہ ایسا نہیں جو اس لعنت کی لپیٹ میں نہ آیا ہو۔

آج کا جدید دور بدامنی، افراتفری، پریشانی اور دہشت گردی کا دور ہے یورپ ہو یا ایشیاء اسرائیل ہو یا فلسطین، مصر ہو یا شام یا پاکستان تمام ممالک ان مسائل سے دوچار ہیں۔ ماضی کے سامراجوں نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے مسلمانوں کو آپس میں لڑوانے کے علاوہ دہشت گردی بھی شروع کر دی ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے ملت اسلامیہ کفار کے حملوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ خلیج کی جنگ سے لے کر افغان و عراق جنگ اور اس کے خلاف ایک منظم جنگ بندی جس میں نیٹو اور عالمی اتحاد قیادت کر رہا ہے۔ نیٹو اور عالمی اتحاد امن قائم کرنے کے بہانے دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہیں۔

دھن دولت کی حرص میں وطن عزیز کے اندر خباثت بھرے ذہن بیرونی تخریب کاروں کے آلہ کار بن کر اپنے ہی گھر کی دیوارں کر گرانے میں مصروف ہیں۔ بموں کے دھماکے کرنے، مساجد میں نہتے نمازیوں پر گولیاں چلانے، املاک کو تباہ کرنے اور فرقہ وارانہ تقریریں کرنے دوسرے ملکوں کے لوگ نہیں آتے بلکہ بدقسمتی سے اپنے ہی ضمیر فروش وطن عزیز کے اندر تخریب کاری کر کے ملک کی سالمیت کو مقصان پہنچاتے ہیں۔

فحاشی عریانی اور جنسی بے راہ روی آج کے دور کا ایک اور اہم ترین مسئلہ ہے مغربی ممالک مین فحاشی کو قانونی درجہ حاصل ہو چکا ہے ۔ آزادی کے نام پر انسانوں کو حوانوں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ میڈیا جس کو پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل میں اپنا اہم کردار ادا کرنا چاہیے تھا وہ غلاظتوں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔

ان تمام مسائل کا حل اقبال کی آفاقی شاعری میں موجود ہے۔ اقبال کا پیغام اسلام کا آفاقی پیغام ہے۔ اسلام انسان کو خودداری کا پیغام دیتا ہے جو انسان کو ہزاروں دروں کی غلامی کرنے اور ان کے آگے جھکنے کے بجائے صرف ایک ذات کے آگے جھکنے کا درس دیتا ہے۔

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے

حکمر اں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری(2)

اقبال مسلمانوں کو خودی کی تعلیم دیتے ہیں۔ خودی اُن کے کلام میں ایک وسیع المعنی لفظ ہے۔ خودی انسان کی ذات اور شخصیت کو کہتے ہیں۔ انسان اپنی ذات کو پہچانے اپنی حقیقت معلوم کرے۔ اپنے اور خدا کے تعلق کو سمجھے۔ اگر اپنی اصلیت سمجھ گیا تو خدا کا سراغ پالینا مشکل نہیں۔ اقبال مسلمانوں میں خودی کو بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ عجز، کمزوری اور بزدلی کو دور کر کے انسان کو اس کے اصل مقام سے آشنا کرانا چاہتے ہیں اور ایسے ہی مسلمان کو جس کی خودی بیدار ہو گئی ہو وہ اُسے مردِ مومن کہتے ہیں۔

خودی کیا ہے رازِ درونِ حیات

خودی کیا ہے بیداریٔ کائنات

ازل اس کے پیچھے ابد سامنے

نہ حد اس کے پیچھے نہ حد سامنے

ازل سے ہے یہ کشمکش میں اسیر

ہوئی خاکِ آدم میں صورت پذیر

خودی کا نشیمن ترے دل میں ہے

فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے(3)

اقبال نے مشرق و مغرب کے علوم کا مطالعہ کیا تھا اور مشرقی اور مغربی تہذیب کے اچھے اور برے پہلوؤں پر ان کی گہری نظر تھی۔ اقبال مغرب جا کر بھی وہاں سے مرعوب نہیں تھے۔ تعلیماتِ اسلام کے مقابلے میں دانش حاضر کو عذاب تصور کرتے ہیں۔ انہیں جلوہ دانش فرنگ خیرہ نہیں کر سکتا:

عذاب دانش حاضر سے باخبر ہوں میں

کہ میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیل

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش افرنگ

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف (4)

ترقی کی اہم بنیادیں، احساسِ شعور، جدوجہد اور پر عزم کاوش ہے۔ یہ رجحانات دنیا کی جس قوم میں پیدا ہو جائیں اور وہ علم دوستی، عدل ، قانون پسندی، محنت اور اہل ہنر سے انصاف کا وطیرہ اختیار کر لے وہ ترقی کے ایک معیار کو ضرور حاصل کر لیتی ہیں۔

اقبال حرکت اور عمل کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تسلیم و رضا یا تقدیر کا مفہوم یہ نہیں کہ انسان شکستہ پائی یا بے پر و بالی ہی کو اپنی زندگی بنائے بلکہ انسان کو اپنی دنیا آپ پیدا کرنی چاہیے اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان شمع شبستان کے سبھی انداز اپنے اندر جذب کر کے نمود سحر کی علامت بن جائے گویا انسان خود تقدیرِ یزداں ہو جائے۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب انسان کی خودی مسلمان بن جائے۔

خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے

عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں

تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے (5)

اقبال کے نزدیک تگ و دو، جدوجہد، عشق، عقل فقر اور ملت سے وابستگی کی بدولت خودی کی تکمیل ہوتی ہے اور خوف، مایوسی، غم ، تقلید، غلامی وغیرہ خودی کی تخریب کا باعث بنتے ہیں۔ نیکی و پاکبازی، ایمان کی پختگی اور عدل پروری یہ وہ صفات ہیں جو اسلام ایک معیاری مسلمان میں دیکھنا چاہتا ہے اور جو ایک معاشرے کے لئے لازمی ہیں۔ یہ سب تعلیمات قرانی کا نتیجہ ہیں جو اقبال کی فکر کا سرچشمہ ہے

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی

ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد (6)

مسلمان جب اللہ کے راستے سے ہٹا ذلیل و خوار ہو گیا۔ یہ اسلامی فقر جس کا درس اقبال نے دیا جب مسلمانوں نے اُسے طاقِ نسیاں پر رکھ دیا تو ذہن و جسم کی غلامی کا شکار ہو گیا جو فقر کی نگہبانی نہ کر سکے اُسے غلامی کی زنجیریں پابند کر لیتی ہیں۔ فقر انسان کو درویشی اور قناعت سکھاتے ہیں۔

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر

جس فقر کی اصل ہے حجازی

اس فقر سے آدمی میں پیدا

اللہ کی شانِ بے نیازی (7)

اقبال کا مطمح نظر انسانیت کا تفوق تھا اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے مذاہب عالم اور افکار عالم کا سنجیدہ، وسیع و عمیق مطالعہ کیا۔ آپ نے حکمائے عالم سے نہ صرف کسب فیض کیا بلکہ ان کو اپنی طرف سے بہت کچھ دیا۔ اقبال نے تقلید کے بجائے تحقیق سے کام لے کر افکار عالیہ کا تدریجی سفر طے کیا۔ اقبال مسلمان کو صاحب منزل دیکھنا چاہتا ہے بھٹکا ہوا راہی نہیں۔ مسلمان فقیر ہے مگر اس کی قلندری کے سامنے شکوہ سکندری بھی ہیچ ہے۔

نگاہ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے

خراج کی جو گدا ہے وہ قیصری کیا ہے (8)

قوموں کے عروج و زوال میں جو چیز کلیدی کردار ادا کرتی ہے وہ ان کی تعلیم ہے۔ جس قوم نے تعلیمی میدان میں قدم آگے بڑھائے اس نے اپنی تعلیم کی روشنی میں ترقی کی جو قوم جہالت کا شکار ہوئی وہ پس ماندہ رہی۔ مسلمانوں کی سب سے بڑی خرابی اسلام اور قرآنی تعلیمات سے دوری ہے۔ اقبال اس تعلیم کے حق میں ہیں جو خودی کی تربیت کرے اور اسے استحکام بخشے۔

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اپنی خودی کو

ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اُدھر پھیر

علم از سامانِ حفظِ زندگی است

علم از اسبابِ تقویم خودی است (9)

اقبال کا فلسفہ خودی سخت کوشی اور جذبہء عمل کا علمبردار ہے۔ وہ تن آسانی، آرام پسندی اور تعیش کے سخت خلاف ہیں۔ اقبال کے فکر کی روشنی میں اگر اب بھی مسلمان ممالک خوابِ غفلت سے نہ جاگے تو زوال کا سیاہ دوران کا مقدر بن جائے گا۔ زندگی کے ہر میدان میں کام

کرنے والے عناصر کی حوصلہ افزائی اور ان کی تائید و تقویت کر کے اپنا قومی مزاج بدلنا ہو گا۔ خوشامدیوں، موقع و مفاد پرستوں کو پیچھے کر کے باشعور، باعمل مسلمانوں کو آگے بڑھانا ہو گا تب ہی ہماری قوم کا کلچر بدلے گا۔ احساسِ شعور کو بیدار کرنا ہو گا جس کی وجہ سے قوتِ عمل کی تحریک پیدا ہو گی۔ عزم و ہمت کی بدولت ہی زندگی بسر کی جا سکتی ہے، دنیا میں عزت و ناموری صرف بلند پروازی، بلند ہمتی اور سخت کوشی کی بدولت ہی ممکن ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1-القرآن

2۔ علامہ محمد اقبال: کلیات اقبال اُردو (بانگ درا)، (لاہور: فرخ پبلشرز 1980 ء)، ص334

3 ۔علامہ اقبال: کلیات اقبال اُردو (بالِ جبریل)، (لاہور: فرخ پبلشرز 1980 ء)، ص140

4 ۔ایضاً۔ ص20

5۔علامہ اقبال: کلیات اقبال اُردو (ارمغانِ حجاز)، (لاہور: فرخ پبلشرز 1980 ء)، ص174

6۔علامہ اقبال: کلیات اقبال اُردو (ضربِ کلیم)، (لاہور: فرخ پبلشرز 1980 ء)، ص57

7۔ایضاً۔73 7

8۔علامہ محمد اقبال: بالِ جبریل، ص51

9۔علامہ محمد اقبال: ضرب کلیم، ص 60 9

ماخذات:

القرآن (مصحف)

علامہ محمد اقبال: کلیات اقبال اُردو، لاہور: فرخ پبلشرز 1980 ء